بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ (حدیث پاک)

روزنامہ
نوائے وقت
لاہور۔ راولپنڈی/اسلام آباد۔ ملتان۔ کراچی

اتوار 9/صفر المظفر 1426ھ '20/مارچ' 2005ء
مسلسل اشاعت کے 64 سال

عالمی اداروں کے چنگل سے نکلنے کے تقاضے

نیا سال شروع ہونے کے بعد ملک میں سیاسی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ ایک طرف اپوزیشن 2005ء کو انتخابات کا سال قرار دے رہی ہے تو دوسری طرف حکمران جماعت اور صدر جنرل پرویز مشرف کا اصرار ہے کہ عام انتخابات 2007ء میں ہوں گے۔ لیکن ان کی وردی بے وردی ق لیگ کے جلسوں کو خطاب کرنے کی کمپئن بھی زور شور سے جاری ہے۔ چودھری شجاعت حسین تو اپوزیشن کو یہ انتباہ بھی کر چکے ہیں کہ اگر اس نے شور شرابا جاری رکھا تو انتخابات ایک دو سال مزید آگے جا سکتے ہیں لیکن عوام کے لئے ناقابل فہم بات یہ ہے کہ جب 2005ء عام انتخابات کا سال نہیں اور اپوزیشن کی ایک موثر جماعت پیپلز پارٹی سے مفاہمت کے لئے بات چیت بھی چل رہی ہے تو پھر صدر جنرل پرویز مشرف کو چاروں صوبوں میں جلسے کرنے اور عوام کو روشن خیال و اعتدال پسند جماعتوں کی طرف مائل کرنے کی کیا ضرورت ہے اور وہ عوام سے بار بار روشن خیال و اعتدال پسند جماعتوں کے لئے ووٹ کیوں مانگ رہے ہیں؟

صدر کی طرف سے اجتماعات میں شرکت کو بعض حلقے انتخابی مہم کا پیش خیمہ قرار دے رہے ہیں اور روشن خیال و اعتدال پسند جماعتوں کے حق میں مہم کو پیپلز پارٹی سے مفاہمت کا نتیجہ۔ یہی وجہ ہے کہ متحدہ مجلس عمل نے بھی اپنی احتجاجی تحریک کا آغاز کر دیا ہے اور ملک میں مہنگائی' امریکی مداخلت' وانا اور بلوچستان کی صورتحال اور حکومت کی سیکولر پالیسیوں کے خلاف رائے عامہ ہموار کر رہی ہے۔ اس طرح حکومت کی خواہش اور اعلانات کے برعکس ملک میں انتخابات کا ماحول بن گیا ہے اور سندھ میں حکمران جماعت جس رسہ کشی کا سامنا کر رہی ہے' اس کی وجہ سے مسلم لیگ (ق) کے صدر چودھری شجاعت حسین کو یہ کہنا پڑا ہے کہ سندھ میں کام چلانا ناممکن ہو گیا ہے' بلدیاتی الیکشن ہاتھ سے نکل سکتے ہیں۔

بہاولپور میں جلسہ عام سے خطاب کے دوران صدر نے کشکول توڑنے اور ڈیم بنانے کا ذکر کیا ہے۔ دونوں اعلانات قوم کے لئے دلی اطمینان کا باعث ہیں۔ بشرطیکہ یہ اعلانات واقعی عملی شکل اختیار کر سکیں۔ جہاں تک قرضوں کی معیشت سے نجات حاصل کرنے کا تعلق ہے' صدر جنرل پرویز مشرف اور وزیراعظم شوکت عزیز گذشتہ چار پانچ ماہ سے قوم کو یہ خوشخبری سنا رہے ہیں' آئی ایم ایف کی طرف سے 28 کروڑ ڈالر کا پروگرام لینے سے انکار اپنی جگہ اہم ہے لیکن عالمی بنک کی طرف سے فراہم کردہ قرضے کی وصولی جاری رکھنے اور تعلیم' صحت' انفراسٹرکچر وغیرہ کے شعبوں میں مختلف عالمی اداروں سے امداد نما قرضوں کا حصول کشکول توڑنے کے دعوؤں کی نفی ہے۔ حال ہی میں امریکہ نے بھی ساٹھ کروڑ ڈالر کی امداد منظور کی ہے جو امداد کے نام پر قرضہ ہے۔ اس کے باوجود حکومت کا یہ فیصلہ مستحسن ہے بشرطیکہ آئندہ قرضے نہ لینے کا فیصلہ کیا جائے اور قومی خزانے میں بارہ ارب ڈالر کی موجودگی کا فائدہ عوام کو پہنچے کیونکہ اس وقت تو صورتحال یہ ہے کہ ایک طرف زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہو رہا ہے اور حکومت معاشی استحکام کا ڈھنڈورا پیٹ رہی ہے' دوسری طرف پٹرول و تیل کی قیمتوں میں باقاعدگی کے ساتھ اضافہ کر کے مہنگائی کے طوفان کو ہوا دی جا رہی ہے' اس طرح غربت کی سطح بلند سے بلند تر ہو رہی ہے اور مہنگائی' بیروزگاری میں اضافے کی وجہ سے لوگ خودکشیوں پر مجبور ہیں۔

پاکستانی معیشت میں عدم استحکام کے اگرچہ کئی دوسرے عوامل بھی ہیں' جن میں بدانتظامی' کرپشن اور غیر ملکی قرضوں پر انحصار شامل ہیں لیکن ایک اہم ترین وجہ مہنگی بجلی اور پانی کی کمی رہی ہے' جس کی وجہ سے صنعت و زراعت کا شعبہ عرصہ دراز سے مسائل کا شکار ہے۔ پیداواری لاگت میں اضافے کی وجہ سے زرعی و صنعتی شعبے میں کساد بازاری کا غلبہ رہا ہے اور ملک میں مہنگائی' بیروزگاری کو فروغ ملا ہے۔ اس مسئلہ کا واحد حل کالا باغ ڈیم کی تعمیر ہے جس سے ماضی کی مختلف حکومتوں کی طرح موجودہ حکومت بھی اغماض برت رہی ہے۔ بہاولپور کی طرح دیگر مقامات پر ہونے والے اجتماعات میں صدر نے بار بار نئے ڈیموں کی تعمیر کا ذکر کیا ہے لیکن ابھی تک وہ ڈیڑھ دو سال قبل کئے جانے والے اپنے نشری اعلان کو عملی جامہ نہیں پہنا سکے' جس میں انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ 30/جون 2004ء کے بعد کالا باغ ڈیم اور بھاشہ ڈیم میں سے کسی ایک کی تعمیر کا اعلان کر دیا جائے گا۔

ڈیموں کی تعمیر سے اغماض کا نتیجہ ہے کہ پاکستان خشک سالی اور قحط کا سامنا کر رہا ہے' اس سال اگر اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت شامل حال نہ ہوتی اور وسیع پیمانے پر بارشیں نہ ہوتیں' پاکستان بدترین نوعیت کی قحط سالی سے دوچار ہو سکتا تھا۔ ہماری سہل انگاری کا فائدہ اٹھا کر بھارت نہ صرف دریائے جہلم پر بگلیہار ڈیم تعمیر کر رہا ہے بلکہ اس نے کشن گنگا ڈیم پر ابتدائی کام بھی مکمل کر لیا ہے' جس سے پاکستان کا نیلم جہلم پاور پراجیکٹ خطرے میں پڑ گیا۔ بھارت پاکستان کو خدانخواستہ بنجر صحرا میں تبدیل کرنے کے درپے ہے' لیکن ہم کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا وہ منصوبہ بھی شروع کرنے پر تیار نہیں' جسے اصولاً تربیلا ڈیم کے بعد 1980ء کے عشرے میں مکمل ہونا چاہئے تھا۔ اس جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے کہا کہ مخالفین صرف باتیں کریں گے' ہمارے کام بولیں گے کاش صدر صاحب بھی ڈیموں کے حوالے سے محض خوش کن اعلانات کرنے کی بجائے عملی قدم اٹھائیں اور کالا باغ ڈیم و بھاشہ ڈیم کی تعمیر شروع کرنے کا اعلان کریں تاکہ صنعتی و زرعی شعبے کے لئے توانائی و آبپاشی کے وسائل میں اضافہ ہو اور مضبوط معیشت کی بنیاد رکھی جا سکے۔ قرضوں سے نجات کا تیر بہدف نسخہ بھی یہی ہے اور غربت' مہنگائی اور بے روزگاری کا خاتمہ بھی توانائی و آبپاشی کے سستے وسائل کی فراہمی ہے۔

عالمی منڈی میں تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتیں اور ملک میں توانائی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کا تقاضہ ہے کہ اب کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا اعلان کر دیا جائے تاکہ دوبارہ ہمیں کشکول اٹھا کر عالمی اداروں سے بھیک مانگنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ بارہ ارب ڈالر کے ذخائر بھی ڈیموں کی تعمیر' تیل و گیس کی تلاش اور غربت و بے روزگاری کے خاتمے پر صرف ہونے چاہئیں۔ اب جبکہ صدر صاحب نے رابطہ عوام کی مہم شروع کر ہی دی ہے تو اسے مخالف جماعتوں کے خلاف رائے عامہ کو متحرک کرنے اور نئی قسم کی محاذ آرائی کو فروغ دینے کی بجائے قومی نوعیت کے منصوبوں بالخصوص کالا باغ ڈیم کی تعمیر پر اتفاق رائے حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جائے اور قوم کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے تیاری کی جائے تاکہ صرف عالمی ادارے ہی نہیں' امریکہ بھی ہم پر اپنی شرائط مسلط نہ کر سکے' جو مستقل بنیادوں پر پاکستان کو اپنی غلامی میں لینے کا کنڈولیزا رائس کے ذریعے مژدہ سنا رہا ہے۔ آزادی اور خود مختاری کے تحفظ کا صرف یہی ایک اور موثر طریقہ ہے۔